پرندوں اور جانوروں کی شکل کے گلدان وگملے استعمال کرنا

مجیب: مولانا محمدابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3539

تاریخ اجراء: 10 شعبان المعظم 1446ھ / 09 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا بیرونی سجاوٹ کے لیے پرندوں کی شکل کے گملے، بطخ یا خرگوش کی شکل کے گلدان، یا مسکراتے چہروں والے گملے استعمال کرنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایسے گملے اور گلدان کہ جو واضح طور پر کسی جاندار کی شکل کے بنے ہیں یا ان پر کسی جاندار کی صورت نقش کی گئی ہے جس میں چہرہ، آنکھیں وغیرہ واضح ہیں، تو انھیں سجاوٹ کے لئے استعمال کرنا، تعظیم کی جگہ پر رکھنا جائز نہیں۔ البتہ اگر ان کی صورت مسخ کر دی جائے تو اب استعمال کر سکتے ہیں۔ نیز مسکراتے چہروں سے اگر انسانی چہرے یا کسی جاندار کے چہرے مراد ہیں تو اس کا بھی یہی حکم ہے اور اگر خیالی کارٹون مراد ہیں کہ ان صورتوں کی کوئی مخلوق نہیں پائی جاتی، دیکھنے والا یہ نہیں سمجھتا کہ کسی ذی روح (جاندار) کو دیکھ رہا ہے، تو اس پر جاندار کی تصویر کا حکم نہیں ہو گا۔

فتاوی رضویہ میں سوال ہے "اگر کسی کپڑے پر تصویریں چھپی ہوئی ہوں تو اس کو فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور وہ تصویریں پرندوں کی ہوں۔"

تو اس پر آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: "کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضا کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے، اور اسے پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ ایسے کپڑے پر سے تصویر مٹادی جائے یا اس کا سر یا چہرہ بالکل محو کر دیا جائے۔ اس کے بعد اس کا پہننا، پہنانا، بیچنا، خیرات کرنا، اس سے نماز، سب جائز ہو جائے گا۔ اگر وہ ایسے پکے رنگ کی ہو کہ مٹ نہ سکے دھل نہ سکے تو ایسے ہی پکے رنگ کی سیاہی

اس کے سر یا چہرے پر اس طرح لگا دی جائے کہ تصویر کا اُتنا عضو محو ہو جائے صرف یہ نہ ہو کہ اتنے عضو کا رنگ سیاہ معلوم ہو کہ یہ محو و منافی صورت نہ ہو گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ567، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

حبیب الفتاوی میں مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی صاحب سے سوال ہوا: "آجکل جو ظروف سازی میں انسان و جانوروں وغیرہ کے ڈیزائن بنائے جارہے ہیں جیسے چڑیا، مور، مچھلی وغیرہ وغیرہ باشندگان مراد آباد میں پچھتر فیصدی کاریگر طبقہ مسلمان یہی کاروبار کرتے ہیں۔۔۔ اس صورت میں کمائی گئی روزی جائز ہے؟" تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا: "شریعت طاہرہ نے ہر ذی روح کے چہرے کی تصویر بنانے کو حرام وناجائز قرار دیا ہے، خواہ ذی روح کی تصویر و چہرہ، کپڑے یا کاغذ پر بنائے یالوہے، پیتل، تانبے، بھرت، گلٹ، کنچ، مٹی وغیرہ کا بنائے کسی ذی روح کی ایسی تصویر سازی جائز نہیں۔ بت پرستی اور اس کی طرف لے جانے والی ہر چیز کو شے کو اسلام نے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔ جب تصویر و فوٹو سازی ہر ذی روح کے چہرہ کی حرام ہے تو اس کا کسب کرنا اور پیشہ اختیار کرنا بھی جائز نہیں۔۔ الخ" (حبیب الفتاوی، جلد4، صفحہ78، شبیر برادرز)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: "تصویر کسی طرح استیعاب مابہ الحیاۃ نہیں ہو سکتی فقط فرق حکایت و فہم ناظر کا ہے اگر اس کی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہے تو وہ تصویر ذی روح کی ہے اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اس کے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں میت و بے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد24، صفحہ587، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مجلس شرعی کے فیصلے میں ہے: "وہ کارٹون جو جنسِ حیوان کی مشابہت پر مشتمل ہو وہ تصویر ذی روح ہے، جو ایسانہ ہو وہ ذی روح کی تصویر نہیں۔ ذی روح کی تصویر بنانے کا جو حکم ہے وہی حکم ذی روح کا کارٹون بنانے کا بھی ہے۔ غیر ذی روح کی صورت گری حرام نہیں، اسی طرح غیر ذی روح کا کارٹون بھی حرام نہیں، کیوں کہ اس سے بھی حکایتِ حیات نہیں ہوتی۔" (مجلس شرعی کے فیصلے، جلد01، صفحہ387، مطبوعہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم